

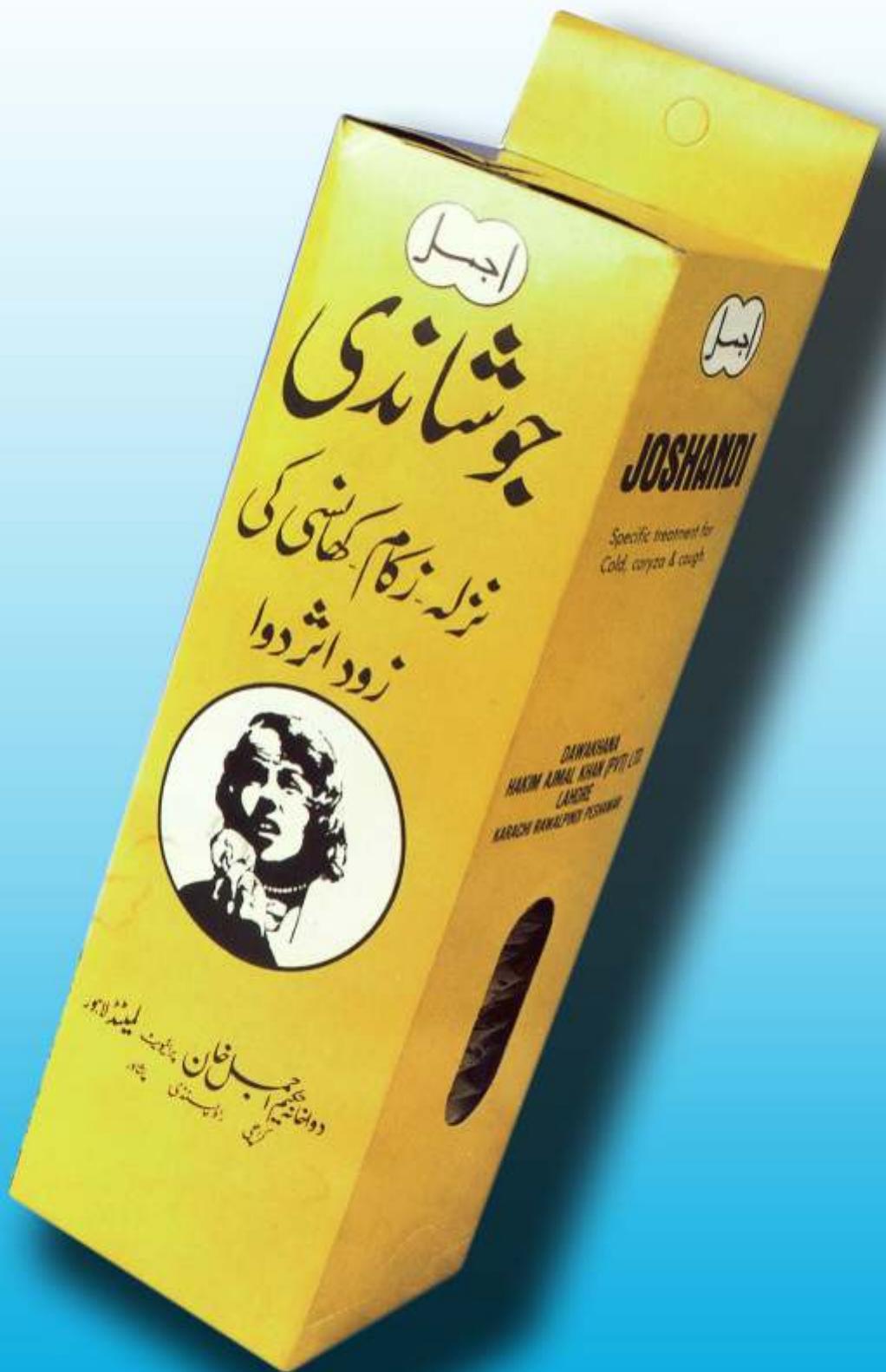
خَانْدَانْ شَرِيفِيَّيِّي مِتَّبِعُنْ سَوَالَهِ رَوَايَاٰتُ کَا تَرْجِمَان

اجمال

مَاہِنَامَةٌ

اللهُ  
احمد  
یک از مطبوعات

دواخانه حکیم خان ملیطه



# ماہنامہ الْهُجَّاجِ

جلد ببر منی شمس ۱۹۹۴ محرم الحرام ۱۳۱۱ حد شمارہ ببر ۱

## دریا علی ڈی مہری بنی خان

ناسب دری ڈی حکیم عبدالرشاد غان نیازی

### سرپرست و معافین

ڈاکٹر نعیم الدین خان

ڈاکٹر حسن علی بیگ (انگلینڈ)

ڈاکٹر مستعین احمد خان (فرانس)

جناب علیل بنی خان

جناب حکیم شیرنی خان

جناب سویرنی خان

جناب مسیدنی خان

جناب حکیم ضمیدنی خانی

شہف زفر خان

### قافوفے مشیر

خواجہ محمد اکرم سیفی راڈ دکٹر

خطا علی بخشان احمد جعفر

محترمہ جیان حکیم چین ایکریکٹور دو ادا حکیم اجمل خان (پرتویٹ)  
لیڈ لائبرر کے زیر اہتمام سیرز در شال پر شلاہر سے شائع کیا۔

## علمی، ادبی، طبعی، محفل

خاندان شریفی کی تین سو سالہ روایات کا تجھان

### اس شمارے میں

۱	القرآن : الحدیث
۲	ایڈیٹر کے قلم سے
۳	اللہ کے نام : حکیم مشیرنی خان
۴	نقش شیرا ، وفا ، سویدا
۵	رسی اللہ کے حکیم اجمل خان : ماحکم کشیت نیز (سورا میزان) ۷۹
۶	صانع و صاحب اے ماغز ، جیل این ایں
۷	حضرت امام حسین
۸	ازیاض ، حکیم سید امین الدین احمد
۹	حیب (حکیم محمد بنی خان)
۱۰	کام کی باتیں ڈی حکیم ضیاء النبی خان
۱۱	یادِ ماضی ، مہرو جہاں بیگم
۱۲	نبض ، حکیم سید امین الدین احمد
۱۳ تا ۱۵	قریت (تصویر)
۱۶	امراض و علایج ، حکیم عبدالرشاد
۱۷ تا ۱۸	طب اسلامی (معینی خان)
۱۹ تا ۲۰	اجمل اعظم ، انتشار حسین
۲۱	اجملیتا (ادارہ ہا)
۲۲ تا ۲۳	دو اخواز حکیم اجمل خان رپرتویٹ (لیڈ)، ریلوے روڈ لاہور
۲۴	نیکس :- ۳۲۰۵ ۱۲۰۵ ○ ۳۵۳۲۲۹ ○ ۳۵۳۲۲۹
۲۵	قیمت قی شارہ
۲۶	سالانہ چندہ
۲۷	اروپی
۲۸	اروپی
۲۹	اروپی
۳۰	اروپی

### مقام اشاعت

دو اخواز حکیم اجمل خان رپرتویٹ (لیڈ)، ریلوے روڈ لاہور	نیکس :- ۳۲۰۵ ۱۲۰۵ ○ ۳۵۳۲۲۹ ○ ۳۵۳۲۲۹
قیمت قی شارہ	اروپی
سالانہ چندہ	اروپی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
ۖ

# الْقُرْآن

اے ایمان وابو! اسلام میں پوسے پورے داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے متذمتوں کی تا بذری  
نہ کرو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اگر تم با وجود تمہارے پاس دلیلیں آجائے کے بھی  
پھسل جاؤ تو جان بوکہ اللہ تعالیٰ نلبہ والا اور حکمت والا ہے۔  
(پ سورة البقرہ آیت نمبر ۲۰۹، نہر)

# الْحَدیث

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سئے تھے  
ہے آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ جو کوئی شہادت دے کر اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق  
نہیں ہے اور مُحَمَّد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تو اللہ نے اس شخص پر دوزخ کی آگ  
حرام کر دی ہے۔ (رواہ سلم)

**تشریح** :- اس حدیث سے توحید و رسالت کی شہادت سے مراد دعوت اسلام کو قبول کرنا اور اس  
پر پذیرا ہے۔ بلکہ طبیبہ کی شہادت پرے اسلام کو اپنے اندر سیئی ہوئے ہے جس نے شہادت  
سوچ سمجھ کر اداکی درحقیقت اُس نے پوسے اسلام کو درین بنالیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## ایڈیٹر کے قلم سے

گرمی کا یہ توڑ بکالا کہ شام ڈھلے دفتر کو چھوڑو۔ ایک ایسی ہی ڈھل شام، سر راہ، ایک صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ وہ مجھ سے واقع، میں ان سے۔ جسے، کیا اجمل گولڈن جوبلی نمبر نکالے گا۔ کہا میں نے، بھائی ”یک جان دو قلب“ کا محاواہ آپ سے بہتر اور کون جانے ہے۔ یوں محاورہ تو خوب ہی جاتوں۔ پر مطلب سامنے نہیں۔

کہتا ہے۔ اب سالوں اور ہمینوں کی بات نہیں۔ بس صاحب دن انگلیوں پر گن لیں۔ پاکستان ہی نہیں، اجمل دو اخانہ بھی تو گولڈن جوبلی سال میں داخل ہونے کو ہے۔ یاد نہیں، اٹھتی جوانی میں جب بھی اخبار دیکھا۔ نظر فلمی صفحہ پر رہی۔ کون سی فلم گولڈن جوبلی منار ہی ہے۔ پڑھا اور بس جائیں تین گھنٹوں کے لیے۔ دل نے یہ ہی کہا فلم اچھی ہے تب ہی تو لوگ کھینچتے چلے آ رہے ہیں۔

اب ذمہ داری کی عمر شروع ہوئی تو معلوم پڑا ہمارے پیارے وطن اور اہل وطن میں کتنی غربیاں یہی تب ہی تو گولڈن جوبلی نشانی جا رہی ہے۔

رہا محاورے کا مطلب تو بھائی پاکستان اور اجمل دو اخانہ یک ہی ہوتے۔

مُنِيرِ بَنِي خَانُ

# اَللّٰهُ کے نام

**یَا بَاقِیٰ** خاصیت: ہونے کا خیال ہو چار عدد ٹھیکروں پر اسلام باقی تین تین مرتبہ ہر ایک ٹھیکری پر لکھ کر کھیت یا باغ کے چاروں کونوں پر ایک ایک ٹھیکری دفن کر دے فضلاً تعالیٰ وہ کھیت ہلاکت سے محفوظ رہے گا۔

**یَا وَارِثٍ** خاصیت اگر کوئی شخص آفات پر نخلنے کے وقت اس نام کو ایک ایک مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو رد کرنا ہے ذینماں کوئی برائی نہ پہنچے گا۔

**یَا رَمَسِيلٍ** خاصیت: جس شخص کو اپنے کام کی تدبیریں معلوم ہوتی ہو اور وہ اپنے کام کی تدبیریں جیران ہو، عشاں کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ اس نام کو پڑھے انشا اللہ خوابیں نہ کی سرکار سے اس کام کی تدبیر معلوم ہو جاتے گی۔

**یَا صَبُولٍ** خاصیت: اگر کسی حوت کا پچھے بیچھیں ہو تو ایک ہزار مرتبہ اس نام کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پانی پلانا پیشین حوت کے دل کو صبرتے کا۔ سات دن متواتر ایسا کرنا انشا اللہ پچھے غم کو بچالادے گا۔ عجیب الائزی نام ہے۔

**یَا ضَارٌ** خاصیت: جس مردیا ساکن گوئی شب میں غسل کر کے احرام باندھتے۔ ایک لامر تہ کھڑے ہو کر اس مبارک نام کا احسان کی طرف نگاہ انداز کر پڑھے سات۔ جمیع تک برایا ہی کرے انشا اللہ صدر صاحب مقام ہو بائیکا وہ اضطرابی حالت موقوف ہو گی۔

**یَا نَافِعٍ** خاصیت: ہر ایک چیز یا نیا مال خریدنے کے وقت پہلے اکتا لیں مرتبہ اس نام کا پڑھنا پھر سودا غربیدنا تجارت میں نہایت برکت دیتا ہے۔

**یَا نُورٍ** خاصیت: بیج کی نماز کے بعد اس بدلک پڑھنا مکان کو روشن کرتا ہے جس مکان میں پڑھا جاتے کوئی سانپ موزی ہجت آسیب دیاں شہر نہیں کیا۔ عمل مجرب ہے۔

**یَا هَادِیٍ** خاصیت: سفر کو سفر ہیں جانے کے نہیں ہے انشا اللہ سارے کام درست رہیں گے۔

**یَا بَدِیْعٍ** خاصیت: صرف یا بَدِیْع ایک ہزار مرتبہ روز پر صنانہ ہر ایک قسم کے جو کوادر ہر ایک طرح کے غم کو دور کرتا ہے۔

## نقش شیدا

اگر جاں ہو عزیز اپنی تو جاں پر فدا کیوں ہو  
مریض عشق کی جست مرج، دنیا میں دوا کیوں ہو  
شب ہجراں میں نامے سے مرا الباشنا کیوں ہو  
اُٹھے جو آگ یعنی سے دباؤں اُس کو اٹکوں ہو

تو انہی رتے بیمار کی صرف عطا کیوں ہو  
چلے جب تک زبان باری ہو اُس پر استان غم  
کھڑا ہو زم سے جب وہ قیامت پھر پا کیوں ہو  
قیامت ایک دن آنی ہے جیسے شک شہیں شیدا

## نقش سویدا

یہ خوب میجا ہیں، دعا کے نہ دوا کے  
تمہیں بیمار کی ہے کچھ خبر بھی  
کہتے ہیں کہ بیمار حوالے ہیں حنڈا کے  
ہوتے مایوس اب تو چارہ گر بھی

جاگی تھی مرے دل میں ذرا دصل کی خواہش  
نہیں ہے بے سبب پھر ناظر کا  
ڈورے تری آنکھوں میں ابھر آتے جیا کے  
دہ بدے ہیں تو بدی ہے نظر بھی

ہو جاتیں نہ گل تیرے چینی زار کے فاؤس  
کرے گا مندل وہ زخم دل کو  
میٹھا ہے بیباں کوئی شمع جلا کے  
بنے گا کیا ستم گر چارہ گر بھی

انہیں گلستان کی سویدا کو خبر ہے  
شکار اُن کے ہوتے تیر نظر کا  
وہ دیکھو چلا اپنے نیشن کو حبلا کے  
وفت ای زخمی ہے دل بھی اور جگ بھی

# مسیح الملک حکیم احمد خاں

## ماضی کے آئینے میں

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں

خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پہاں ہو گئیں

سبور حامل تھا جو کہ اُس وقت ان کے خاندان میں ایک عنقا بات تھی۔ ان خصوصیات کے ساتھ ساتھ وہ ایک اعلیٰ معیار کے فلسفی اور ماہر تعلیم بھی تھے (جامعہ ملیہ اسلامیہ کے بانی ہونے کے علاوہ وہ اس کے پیٹے امیرِ جامع بھی تھے۔ ندوۃ العلوم لکھنؤ کے قیام کے سلسلے میں بھی ان کی خدمات کو فرموشہ نہیں کیا جاسکتا) وہ ایک دیندار، نیک دل اور خدا ترس انسان تھے ز پھوٹ کا گھر دریا گنج دلی جو ایک شیم خانہ ہے اور آج ہمیں جبل رہا ہے، انہی کا قائم کر دہ ہے) ان تمام غیر معمولی خصوصیات اور قدروں کے استزانتے ان کو اپنے ہم صرف قائدین کی صفوں میں ایک قد اور شخصیت کا حامل، ممتاز اور ہر دلعزیز رہنمایا تھا ہم دیکھتے ہیں کہ وہ یک بعد دیگر اونکھی بیک وقت مختلف سیاسی اور غیر سیاسی تنظیموں اور تنظیکوں کے صدر نظر آتے ہیں، اگر ایک طرف وہ مسلم بیگ کی کرنی صدارت پر جلوہ افروز نظر آتے ہیں تو دوسرا طرف تحریک خلافت کی بگاں ڈولان کے ہی ہاتھ میں نظر آتی ہے۔ کانگریس میں شامل ہوتے ہیں تو کچھ دیگر نہیں لگتی کہ ان دونوں نیشنل کانگریس کے بالاتفا ق صدر پڑھن لئے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں بستے والی ہر قوم کے افراد کے دل میں ان کا کیا مقام تھا اور ان کی ہر دلعزیزی کس درجہ پر بھی ہوئی تھی، اس کا اندازہ اُس قدر سے کیا جاسکتا ہے جبکہ ۱۹۴۷ء میں سو ایسی شروعہ اتنا نے ہندو مہابھا

یحکم اجبل خاں صاحب ایک عظیم باب پر عظیم فرزند تھے۔ ان کے والد مجترم حکیم فلام محمود خاں صاحب کو بلاشبہ انیسویں صدی کی دلی کاغذ روپیں کہا جاسکتا ہے۔ دلی والے ان کی خدمات اور احسانات کو شاید ہی فراموش کر پائیں۔ عقیدہ رکھ پر آشوب دور میں جو کارہائے نمایاں انہوں نے انجام دیئے انہیں دیکھتے ہوئے تاریخ دنوں نے اگر انہیں محمود خاں افلم کہا ہے تو اس میں کسی بھائی اور تعجب کو دھل نہیں ہے کیونکہ وہ کارنامے کسی معمولی حیثیت اور جرأت کے انسان کے بس کی بات نہ تھے۔ یہ وہی کہ رکھتا تھا جو اپر آنکھ کا متنقی ہوا اور جس کا دل محبت انسان سے لبریز ہو۔

اگر محمود خاں عظیم ۱۸۵۸ء کی جنگ آزادی کے خازی کہے جاسکتے ہیں تو مسیح الملک حکیم اجبل خاں میسویں صدی کی پہلی چوتھائیں جدوجہد آزادی کے روح رواں تھے یعنی جیسا باپ ویسا بیٹا۔

مسیح الملک جیسی شخصیتیں کم ہی دیکھنے میں آئی ہیں۔ وہ نہ صرف ایک ماہر طبیب اور بناء من تھے بلکہ اردو اور فارسی بانوں کے اعلیٰ درجے کے شاعر بھی تھے اور شیدا، تخلص فرماتے تھے۔ اس کے علاوہ نہ صرف وہ حافظ قرآن تھے بلکہ عربی زبان کے قابل تسلط علم بھی تھے تجھ کی بات یہ ہے کہ وہ صوف کو انگریزی پر بھی اچھا نہ صا

کے سامنے غلام کو زبان کھولنے کا چارہ کہاں؟  
ہم ایک حیرت انگیز نقارہ دیکھتے ہیں ایک غلام  
قوم کا غلام فرد، ایک حکوم اپنے حاکم سے دخواست کرتا ہے  
 بلکہ حاکم کو اپنی دخواست پر کام کرنے کے لیے مجبور کر لیتا ہے.  
جو کہ خود حاکم کی بنیانی ہوئی طے شدہ پالیسی کے خلاف ہے اور  
آیور وید ک اور یونانی طبیعت کا لمحہ دہلی کا نگہ بندیا داس وقت  
کا حاکم، تابع برطانیہ کا دا تسلیت لارڈ ہارڈنگ حکیم صاحب  
کے اصرار پر خواپتے ہاتھوں سے کھنے پر مجبور ہو جاتا ہے  
اسیکم اجمل خان کے اصرار پر جو کہ مکومت برطانیہ کا ایک  
ادیٰ غلام ہے۔ کیا یہ واقعہ خود اپنے میں ایک کارنا نہیں  
ہے؟ کیا ایسا کارنا مرکزی عام حیثیت کا حامل شخص انجام  
دے سکتا ہے کہ حاکم وقت غلام کی خواہش اور اصرار کے لگے  
منگوں کر دے؟ ہے کہی ایک شال بھی اس سے پہنچیں  
میں کسی حاکم نے کسی غلام کے آگے گھٹتے ٹکے ہوں؟ اور  
اگر ہے تو پھر ہم کو مانا پڑے گا کہ وہ شخص جو ہر کتنے میں کہایا  
ہوا ہو، کسی غیر معمول کردار کا ہی حامل ہو سکتے ہے۔

چیلے آگے پلتے ہیں۔ ہندوستان بدتر غلامی کی  
زنجروں میں بکڑا ہڑا ہے۔ حکیم اجمل خان "حاوق الملک"  
ہی ہیں میسے الملک، نہیں بنتے ہیں۔ تحریک آزادی زوروں  
پر ہے، ملک ہنگاموں کی تذریب ہے۔ من و امان ناپید ہے۔  
کاذبی جی خریک آزادی کے رہنماؤں۔ اہم احتساب ہی نہیں  
بلکہ اکڑیز حاکم کی نظر میں اقتلاعیوں کے سوار ہیں۔ طبیعت  
کا لمحہ کل غلبیم اشان عمارت میں کرتیا کھڑی ہے۔ سوال ہے  
کہ اس کا اقتداج کس کے ہاتھوں ہوا اور یہ اعزاز کس کو دیا  
جائے؟ فیصلے میں دیر نہیں لکھتی۔ حکیم اجمل خان صاحب

ہو کر ناصل کفر منہ و صاعت تھی اور ہے، اُس کے سالانہ اجلاس  
کی صدارت حکیم اجمل خان صاحب سے کروائی تباہی گواہ ہے کہ  
میسے الملک سے پہلے اور نہ ان کے بعد، آج ہمک کی دوسرے سالانہ  
کو یہ اعزاز حاصل نہیں ہوا۔

اللہ پر یقین کامل نے ان کو ایک بیباک براہند  
اور نذر انسان بنادیا تھا اور وہ ہر قسم کی مصلحت اور موقع پرستی سے  
پاک تھے۔ اس بات کا بہترین ثبوت ان کی زندگی کے اس کارناتے  
سے تکوئی مل جاتا ہے جو انہوں نے آیور وید ک اور یونانی طبیعت کا لمحہ  
کے نگہ بندیا درکھنے اور اقتداج کے موقعے پر انجام دیا۔

ہم اس کارناتے کی اصل حقیقت کا اندازہ  
اس وقت تک نہیں لگا سکتے جب تک نہیں اس دور  
میں ملک کے ان ہنگامی حالات کا صحیح اندازہ نہ ہو جس سے  
ملک دوچار تھا۔

حالات یہ تھے کہ ملک غلام تھا۔ انگیز مکران  
ترقی کے پر صے میں یونانی اور آیور وید طبیعت، علاقہ ہم پر سلط کرنے نیں  
کر کے، اور اس کی میگد مغربی طبیعت، علاقہ ہم پر سلط کرنے نیں  
کوئی وقید فروگزداشت نہیں کر رہا تھا۔ ہر ملک کو شمش  
باری تھی کہ دیسی طبیعت، علاقہ کو مغربی فن علاقہ جسجد دیا  
جائے اور دیسی طبیعت، علاقہ خود اپنی حرمت مر جائے تو ملک غلبی کی  
زنجروں میں بکڑی ہوئی تھی۔ لیکن حکیم اجمل خان صاحب میسے الملک  
کے خطاب سے مفرماز تھے کہ یہ خطاب بہر حال تابع برطانیہ کی  
مہربانی اور عناصر ہی کا شر تھا جو ان کو ان کے بیٹے بھائی  
حاوق الملک، حکیم عبدالحید خان صاحب کی وفات کے  
بعد طبیعی ندمات کے سوچنے عطا ہوا تھا اس خطاب کے باوجود  
حکیم صاحب غلام قوم کے غلام فرد تھے اور حاکم وقت

میعت سے، نہیں تو اگر اللہ نہ چاہے تو نفع اور نقصان کسی  
بندے کے اختیار میں نہیں خواہ وہ حاکم وقت ہی کیوں نہ ہو۔  
اللہذا، ہم کو مانا پڑتے گا کہ "مسیح الملک" اپنے وقت کے ہی نہیں  
اُس دور کے غیر معمول انسان تھے۔

شاذ ہی قوموں کو اللہ تعالیٰ کسی نعمت سے نوازتا ہے اور  
صدیوں میں کہیں الیٰ شنستیت ہمارے درمیان آتی ہے مگر جب آجائی ہے  
تو اس کے گذرنے کے صدیوں بعد تک نسل درسل اس کے چھپے اور  
اس کی زندگی کے واقعات زبانِ زر و عالم سبقتے ہیں۔  
ہزاروں سالِ زرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے  
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چون میں دیدہ ور پیدا

ایک لمحے کے لیے بھی نہیں بھلکتے، ایک پل کے لیے بھی اس  
خون کو بگدکھیں دیتے کہ "آقا، بُرا مان گیا تو عتابِ حاکم کیا  
شکل انتیا کرے گا؟ وہ مرد آئن اٹھلتا ہے اور یہ لمحت  
بے نعمت و خطر اور بغیر اندازہ فرد اک فیصلہ کر دالتا ہے اور  
طبیت کا بچ کا افتتاحِ مہاتما گاندھی کے ہاتھوں کرایا جاتا ہے۔  
یہ جرأتِ مردانہ کس بات کی دلیل ہے؟ کیا یہ اس  
بات کا بین شہوت نہیں ہے کہ "مسیح الملک" غیر معمولِ وقتِ ارادی  
یقینِ حکم اور توکلِ اللہ کے حامل شخص تھے، جن کا یہ یقینِ تحکماً اقتضی  
پریشانِ اگر اسکتی ہے تو صرف اور صرف اللہ ربُّ الظالمن کی

## شوگرگ کی بہترین یونانی دوا



# صَانِعُ

انسان کے جسم کی بھی پیدا ترکیب خود بخود وجود میں نہیں آسکتی جن کو گوئی نے انسان جسم کا علم ارشادی محال کیا ہے اُن کی عمل صانع کی حکمت کو دیکھ کر بنا گئے ہیں پیدا ترکیب خود بخود وجود میں نہیں آسکتی جن کو ہر سے بڑے عکسا کا حادثہ، سمجھنے سے عاجز رہتے وہ خود بخود کس طرح وجود میں آسکتی ہیں! انعام حکمت بہاء سے صدر ایں تو سچت اور خود بخود حکیم نہیں۔ اس عجیب و غریب نظام کو وجود میں لانے والی کوئی طاقت نہ ہے۔ بیوں کے دریاں کو ۱۱۱۱ س لئے رکھا گیا ہے تاکہ کثرت کارک صورت میں ٹھیاں نشک ہو کر مانع کارہے ہوں۔ مشین میں تحریل کام کرتا ہے وہ کام نہیں کے نے گوہ انجام دیتا ہے۔

ہمان میں انتہت نہ صہ نہ قات۔ جیسا شہزاد۔ مزاج اغماق فکر۔ جہر۔ شہوت۔ جسم کا بھجنہ۔ پیدا ہو گا وہ انکھوں سے ظاہر ہو جائے گا۔ نہان کا بہن مانند رکیم کا کان کے ہے سر کی مثال مکان کی چھت پر یہیں ایک قمر شکل بالاندازی ہے جس میں اُنگ کی جانب دو کھڑکیاں ہیں جن میں دو دیداریں ہیں۔ دن دیکھ سکتی ہیں۔ یہک پاپ رنگ اسے جس میں دوسرا رخ ہیں تازہ ہوا کھینچنے اور گندی ہوا اور بریکار رطوبت خارج کرنے کیلئے۔ دن مکان کی نیوڑی ہی ہے ہونٹ دوپت کا دروازہ ہیں۔ دانت پر کیداریں سیال چیز کو تو گرفتے دیتے ہیں اور غیر سیال کو خوب کوٹھیں کر جانے دیتے ہیں۔ زبان حاصل رکار گزار ہے دونوں کان دو نیڈیوں پر خوبیں پہنچاتے ہیں۔ دونوں پھرپڑے دوپتے ہیں جس کے لئے تازہ ہوا کھینچنے ہیں اور گندی ہوا خارج کرنے کیلئے مکان سے برست پاپ۔ مددہ بولپڑھنا ہے خون شراب ہے جگر قرع انبیق ہے جس میں شراب کشید ہو جاتی ہے۔ اس لامہن سے جو اورچی خانسے آتا ہے۔ رگیں سر جگیں ہیں۔ الحساب برتنی تاریں جتوں نے تما مکان کو اپنی اپیشیں لے رکھا ہے اور مکان کے حصوں میں بھی خودوت کے مطابق ہیں۔ محلہ، تلی، ایک ڈول ہے جس میں مکان کا کوڑا جمع پڑتا ہے۔ زبرہ اپنے اسلہ گھر ہے۔ پتہ کا پانی پہنچ کے جزویں کو مارتا ہے اور مکان کو ان کے ضرر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسعا اُتیں افضلات کو نہ کانے کی نایاں ہیں۔ مثالہ مکان کا گنگہ کیا ہے ڈالنے کا تصدیل ہے۔ دونوں پاؤں ڈول بے تون میں جی پریہ مکان کو کھرا ہے۔ دونوں باخندہ مکان کے دو بازوں گز روپے پینگٹشین یہی ہوں مکان کی خوبی دوبار ہے۔ پسیاں محوا ہیں جن کا کام دونوں پنکھوں کی خفاظت کرنا ہے۔ گوشت پلاسٹھے ہوں مکان پر کیا گیا ہے۔ یہ مکان ہے جس میں روح میکن ہے جب تک روح جسم میں میکم رہتی ہے جو خدمت جس کے پر دے وہ خدمت انجام دیتا رہتا ہے۔ رُوح کے مکان سے رُحصت ہوتے ہی سب اپنا کام پھوڑ دیتے ہیں اور مکان بر باد ہو جاتا ہے۔ کیا مکان بغیر صحارے بن سکتا ہے؟ لے مکروں! کیوں اپنے خالق کو، اپنے صانع کو نہیں نانتے کسی نہ بہب میں داخل ہونا نہیں چاہتے نہ ہو۔ لیکن کائنات کے صانع کو تو نافر۔

جمال سویدا

## حضرت حُسین عَلَيْهِ السَّلَامُ

رُنگِ شفقت ہے خونِ شہید اس سے لالہ کار  
ہے غازہ حیات، شہادت حُسین کی  
ہر دور کا وفات رہے آشوب کر بلا  
ہر دل کی آبرُو ہے محنتِ حسین کی

## حضرت حُسین عَلَيْهِ السَّلَامُ

کیا صرف مسلمان کے پیارے میں حُسین  
چرخِ نوعِ بشر کے تارے میں حُسین  
انسان کو بیدار تو ہو لینے دو  
ہر قوم پکارے گی ہمارے میں حُسین

جوشِ ملیحِ ابادی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
جَمِيعُ تَعَالَى مِنَ الدِّينِ أَمْرٌ

۱۲  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## آزِیاضِ مجَدِ طِبٍ او

# بائی خاندانِ شتری مُحَمَّد شرف خاں

- ① یہ نسرا اسہال کے داسٹے مجرب ہے خصوصاً افیونی کے اسہال (جس کا علاج دشوار ہے) کو روکنے کے لیے منید ہے۔  
گلُّ دھادا اور رال و دنوں ہموزن میں کرامس مٹھے کے ساتھ دیں جس کو لوہتے سے بچاؤ دیا گیا ہو۔
- ② یہ نسخہ فوراً دستوں کو بند کرتا ہے۔ شاہ بلوط ۳ درہم۔ ماڑو، ۳ درہم۔ پوت انار، ۳ درہم۔ سماق۔ ۶ درہم جلبائیں ۷ درہم  
کوٹ چنان کنوراک دو درہم مٹھنے سے پانی سے استعمال کریں۔  
نوجٹ :۔ ایک درہم پر ۳ ماش وزن کا ہوتا ہے۔
- ③ نسخہ دستوں کو روکنے کے واسطے :-  
صینی عربی، ایک ماشہ، صینی کتیرا، ایک ماشہ، نگ چراجت، ایک ماشہ کوٹ پیس کر غوف بنایاں اور یہی کے  
رُب کے ساتھ دیں  
فرمایا اگر کوئی شخص پالیں دن تک ہر صبح کو درخت پیپل کی تازہ شاخ ہے سواک کرے گا تو ہلتے ہوئے دانت غیر بُرط  
ہو جائیں گے۔

UNANI MEDICINE 80 grams  
ULCERENE  
AKSEER-E-ULCER  
A CLINICALLY PROVED  
ACID REDUCER  
Ingredients:  
Bambusa arundinacea (bastash) 100 mg.  
Coriandrum sativum (kathred) 100 mg.  
Elettaria cardamomum (zana-e-heel khud) 100 mg.  
Pomicea vulgaris (badyan) 200mg.  
Mineral benzoin (satr-e-mohra) 100 mg.  
Pistacia lentiscus (mastagi) 50 mg.  
Rosa damascena (pal-e-sukhi) 200 mg.  
Dosages: 2 grams with water two or three times a day  
or as directed by the physician.  
Store in a cool and dry place. ■ Protect from light.  
M.R. Price: 120.00  
DAWAKHANA HAKIM AJMAL KHAN  
(PVT) LTD - PAKISTAN



**وَجْهَر تَسْمِيَّهُ** :- حب عربی لفظ ہے اس کے معنی دانے کے ہیں حب یا کوئی دوا کی وہ قسم ہے جس میں دوا کا سفوت کر کے اسے کسی سپاں میں ملا کر گول شکل میں بناتے ہیں۔

خواص: کھانی کی شدت، نزدیک طوبات یا کسی اور سبب سے اگر آواز بیٹھ جائے یا بھاری ہو جائے تو ان گولیوں کے استعمال سے تھیک ہو جاتی ہے۔

مقدار خواراک :- دو گوییاں رات کو سوتے وقت منہ میں کھ کر چوہیں بخور کو یہ کوئی استعمال کرایں۔

حَتْنَفْشَة

اجزائے ترکیبی :- گل بخشہ، اگرام، تربہ، سفید، مجوف، گلام  
رُب السوس ۲۵ گرام، سقونیا ۱۸ گرام۔

**خواص** :- نزلہ، زکام کی شکایت میں فائدہ مند ہے۔ گلے کے درد کو دور کرتی ہے۔ قدر سے ملین بھی ہے۔

**مقدارخواک:** معالج کے مشورے سے استعمال کریں۔

حہ پیدا

اجزائے ترکیبی: زنجبل ۴۰ گرام، پستہ نشک ۴۰ گرام،  
نشک لاہوری ۴۰ گرام، نشک سچاہ ۴۰ گرام، نوشادر ۴۰ گرام

فضل سیاہ ۴۰ گرام، گل مدار ۴۰ گرام، پودیتھ شکر ۴۰ گرام،  
خواص: شدید مرضی اور سرث کے درد کی شکایت میں

مفید اور کامیاب ہے۔ اچھارے کو دوکر تی اور بھوک انکاتی ہے۔

۱۰۷

جے اسکنڈ

اجزائے ترکیبی :- موصیٰ سفید، اگرام و افلشن، اگرام،  
اجوان دستی، اگرام پیپل مول، اگرام ستاور و گرام بذری کند  
۲۰ گرام زنجیل، ۱۰ گرام، اسکنڈ، ۲ گرام۔

نحوں : گھٹیا اور دیگر اعصابی درروں میں مخفیہ ہے۔ اگر فرم کی زیادتی کی وجہ سے کمریں درد بہتا ہو تو اس کے استعمال سے رفع چو جاتا ہے۔

مقدار خوارک : دو سے چار گولیوں تک سوتے وقت پانی سے کھائیں ۔

حہ عصاپ

اجزائے ترکیبی : کچل مدبہ، اگرام، دارچینی، اگرام، جاٹھل  
، اگرام، جاڑوری، اگرام، خود صلیب، اگرام، لونگ، اگرام

نحوں : اعصابی بیماریوں میں خمیدہ ہے۔ اعصاب کو طاقت دیتی ہے۔ اگر اعصاب کی کمزوری سے ضعف باہ کرنا کہتے ہو گئی ہو تو اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔

حہ کیہاں اپنے

اخوازے ترکیم، پیغام تلخیز اگر احمد میر، جلخیز و اگرام اسمی رہائیں گے

تیز پات : ۵ گرام، نمک سیاہ ۲۵۰ گرام، نمک سانہ ۲۵ گرام  
نمک لاہوری ۵۰ گرام۔

خواص : - ہاضم ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ غلظت درج کو آسانی  
سے خارج کرتی ہے۔ پیٹ کے درد اور اپھارے کی شکایت  
اس کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہے۔

مقدار خوراک : - ۲-۲ گولیاں کھانا کھانے کے بعد دو پھر اور  
رات کو پانی سے کھائیں یا انہوت کے وقت استعمال کریں۔

## حب جواہر مُسکن

اجزاء ترکیبی :- یاقوت، ۱ گرام، زمرہ، ۱ گرام لا جوڑ مفصل  
۱ گرام، مروارید صدقی، ۱ گرام، عقین، ۱ گرام، جدوار، ۱ گرام  
الائچی خود ۲۵ گرام، ریش، ۱ گرام، عرق گلاب میں کھل کریں۔  
خواص : - اصلابیہ سجان، اختلاج، گھبراہست اور بے چینی کو روک  
کرتی ہے۔ دل دماغ اور بجلگ کو طاقت پہنچاتی ہے۔

مقدار خوراک : - ۱-۱ گولی دس گرام نیم گرم بالان یا نمیرہ گاؤ زبان  
عنبی جواہر والا میں ملا کر بیج شام کھائیں۔

## حبِ حمل

اجزاء ترکیبی :- عود صلب، ۲ گرام، بوگ، ۲ گرام سپاری  
... ۱ گرام، یا فلن، ۲۵ گرام، برگ قنیب، ۲۰ گرام، قند سیاہ کہنہ  
۲۰ گرام۔

خواص : - اندر و ان رحم کی تیاریاں اس کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہیں  
رحم کو ضبط کرنے اور حمل قرار پانے کے قابل بنتی ہے۔

مقدار خوراک : - دو گولیاں میٹھا رہنے پانی سے کھائیں۔

ہدایت : - ان گولیوں کو کمزکمین ماہ متواتر استعمال کریں۔

مقدار خوراک :- ۲-۲ گولیاں کھانا کھلنے کے بعد دو پھر اور  
رات کو پانی سے کھائیں۔ یا بوقت ضرورت استعمال کریں۔

## حب پیچشِ اجملی

اجزاء ترکیبی :- افیون ۵ گرام، کافور، ۱ گرام، آنڈھک  
۲۰ گرام، پوست بلبلہ کابل ۲۰ گرام، حب الاس، ۲۰ گرام، بیخ  
انجبار، ۱ گرام، بادیان نیم بیان ۱ گرام۔

خواص : - پرانی پیچش میں فائدہ مند ہے۔ مرور اور آنون  
کی کلیفت کو رفع کرتی ہے۔

مقدار خوراک : - ۲-۲ گولیوں سے ۳ گولیوں تک رات کو  
سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

## حبِ تذکار

اجزاء ترکیبی :- سباگ، ۱ گرام، اجوائی خراسانی، ۱ گرام  
فلشن سیاہ، ۱ گرام، ایلو، ۱ یلو، ۲۰ گرام۔

خواص : - دائی قبض کو دوڑ کرتی ہے۔ اس کے استعمال  
سے اجابت باقاعدہ ہو جاتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔

مقدار خوراک : - ۲-۲ گولیوں تک رات کو سوتے وقت  
پانی سے کھائیں۔

## حب حلیت

اجزاء ترکیبی :- سینگ، ۱ گرام بادیان، ۱ گرام، ابون زہرا  
۱ گرام، بلبلہ سیاہ، ۱ گرام، بلبلہ زرد، ۱ گرام، بیخ اذخر، ۱ گرام  
پودینہ، ۱ گرام، جواہر، ۱ گرام، فلن سیاہ، ۱ گرام، فلن سفید  
۱ گرام، پوست ترخ، ۱ گرام زیرہ سیاہ، ۱ گرام، جدوار، ۱ گرام

معدے اور آنتوں کے زخموں کو مندل کرتی ہے۔ اگر مندی یا پائیانے کے راستے سے خون آرہا ہو تو اسے روکتی ہے۔  
**مقدار خواراک :-** ۱۔ اگلی صبح و شام پانی سے کھائیں۔

## حبت سورنجان

**اجزائے ترکیبی :-** سورنجان شیریں ۹۶ گرام، تربخیہ مخفوف ۹۶ گرام، ایلو ۴۰ گرام، کالاداٹ ۴۰ گرام، انیسوں ۴۰ گرام، مقل ۴۰ گرام، چھلگی ۸ گرام۔

**خواص :-** گلھیا یعنی بچوں کے درد، عرق النساء یعنی بچوں کے درد کی شکایت میں مفید اور مختبر ہے۔ فاسد اور بلغمی مافی کو خارج کرتی ہے۔

**مقدار خواراک :-** ۱۔ یا ۲۰ گولیاں صبح و لات کو پانی سے کھائیں۔

## حبت کبد نوشادری

**اجزائے ترکیبی :-** پوت ہلیلہ زرد ۲۰۰ گرام، ہلیلہ سیاہ ۲۰۰ گرام، سہاگہ ۲۰۰ گرام، باو پنگ ۲۰۰ گرام، فلفل سیاہ ۲۰۰ گرام، زنجبل ۲۰۰ گرام، نک سیاہ ۲۰۰ گرام، نک لاہوری ۲۰۰ گرام، نک سانجھر ۲۰۰ گرام، نوشادری ۲۰۰ گرام، رچپنگ ۲۰۰ گرام۔

**خواص :-** غذا کو ہضم کرتی ہے۔ خوب جھوک لگاتی ہے۔ پیٹ کی گرانی، اپھارے اور بد پہنمی کی شکایت میں مفید ہے۔ غلینٹ رنگ کو توڑ کر خارج کرتی ہے۔ جگر کا فعل اس کے استعمال سے درست ہو جاتا ہے۔ بچوں کے جگر کی خرابی میں خاص طور پر فائدہ مند ہے۔

**مقدار خواراک :-** ۲۰ گولیوں تک صبح نہار منہ پانی یا عرق اور رات کو پانی سے کھائیں۔ یا ضرورت کے وقت استعمال کریں۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق ۱۔ اگلی دن۔

## حبت لاحت

**اجزائے ترکیبی :-** جو اکھار ۶۰ گرام، فلفل سیاہ ۶۰ گرام، دار دار ۸۰ گرام، تند سیاہ کہنہ بقدر ضرورت۔

**خواص :-** بچوں کے لئے بالخصوص کالی کھانی جو یہ اذیت ناک مرض ہے۔ کالی کھانی کے لئے حبت راحت ایک مختبر اور کائنات دو اسے۔ اس کے استعمال سے کالی کھانی کی شدت کم ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ اس موزی مرض سے نجات مل جاتی ہے۔

**مقدار خواراک :-** ۲۔ ۲ گولیوں تک صبح و رات کو سوتے وقت منڈ میں رکھ کر چھپیں بچوں کو ان کی عمر کے مطابق ایک یا نصف گولی نصف چھپہ شہد میں حل کر کے صبح اور اسی طرح رات کو سوتے وقت چائیں

## حبت رسوت

**اجزائے ترکیبی :-** رسوت ۵ گرام۔

**خواص :-** خونی اور بادی بوسیری میں مضید ہے۔ مصنوعی خون ہے۔ چہرے کی جھائیوں، مدھاسوں اور دنوں کو دود کرتی ہے۔ خارش، پھوڑے، چنسیوں، کی شکایت میں فائدہ مند ہے۔ آنکھیں دکھنے کی بیماری میں مختبر ہے۔

**مقدار خواراک :-** ۲۔ ۲ گولیوں تک صبح نہار منہ پانی یا عرق منڈی ایک کپ کے ساتھ کھائیں۔ بچوں کو ایک گولی چھپہ پانی میں حل کر کے پلاٹیں۔

## حبت رال

**اجزائے ترکیبی :-** رال سفید ۱۰۰ گرام، گوند گم گیشا ۱۰۰ گرام

**خواص :-** معدے اور آنتوں کے زخموں کا بہترین علاج ہے۔

# کام کی یا میں

وہ تھے یہ کام ایک اچھی کتاب کا وجود کوئی طاقت ناپذیتیں  
کر سکتی۔

سب سے بڑی دولت صحت منجم ہے  
بزرگوں کی صحبت اختیار کرو۔ عقل مندوں سے میں  
جمل رکھو اور علیاً جست در چاہ کرو (حضرت رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم)  
اُس شخص کو سمجھی مرتب نہیں آتی جو علم کو زندگی بخواہے  
اور وہ شخص فقیر نہیں کہلا سکتا جسے علم و عقل کی دولت حاصل ہے  
(حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

اپنے غلط رجحانات کے سلاکی دوسرے  
سے خوف نہ کرو۔

فضیلتِ زمیر میں ہے، نہ رُک میں، نہ قوم میں  
زندہ بہبیں بکد فضیلت ہے انفرادی فعل اور کردار میں۔

چہاں قوت بازو کام نہیں کرتی ضمیر کی روشنی  
سے کام لے۔

جس کے پاس تندستی ہے اس کے پاس اُمید ہے  
اور جس کے پاس اُمید ہے اس کے پاس سب کچھ ہے  
صیبیتِ انسانی روح کی آزمائش کا دوسرا

نام ہے۔

○ کلام اگر پاذی ہے تو ناشوئی سونا۔ (حضرت علیہ السلام)  
○ انسان مطالعہ کامل ہوتا ہے۔ گفت وہ نیڈ لے چالاک  
کر دیتی ہے اور تحریر سے اُسکے اذر صحبت افخار پیدا ہوتی ہے۔  
○ کامیابی سے زیادہ کوئی کامیاب نہیں۔  
○ حُسن صداقت ہے اور صداقت حُسن ہے۔  
○ زندگی اصل ہے، قبر اسکی منزل نہیں سکتی۔  
○ بڑے لوگوں کی زندگیاں بتا قی میں کہ ہم اپنی زندگی  
کو سمجھی کامیاب بنائے سکتے ہیں۔

○ انسان کی زندگی اس کے کاموں سے ظاہر ہوتی  
ہے کہ انس کے چلنے سے۔

○ مایوسی سے بڑا کر دنیا میں کرنی بڑی چیز نہیں۔  
مایوسی مرت کا دوسرنامہ ہے۔

○ آپ سیکھنا پا جیں تو آپ کی ہر غلطی آپ کو کتنے  
نہ کوئی سبق دے سکتی ہے۔

○ گزری ہولی گھرلوں پر افسوس نہ کرو، اندھا پیں  
نہیں سکتیں۔ موجودہ وقت سے فائدہ حاصل کر کیونکہ  
یک نوکری تھا اسے اختیار میں ہے اور تم اس سے بہت کچھ سے  
سکتے ہو۔

○ ذلت کا ہاتھ بڑی بڑی سمارتوں کو خاک میں ملا

# کاڈِ ماضی

کے مل گئے ہیں۔ ابھی ہم اٹھنے ہی والے تھے کہ سامنے سے  
ملیشیا کا ایک گروپ آتا نظر آیا۔ پہلے لڑکی ہے جو کالا کوت  
گون ٹانسپ پینے سر پر چوکور بھیٹ لگائے ہاتھ میں ڈگری  
کی فائل لئے اپنے ماں اور باپ کے ساتھ آئی۔ لوگوں نے فولو  
لئے۔ سر کونہ بایت عابزی کے ساتھ ختم دیکر تھیں یو  
THANK YOU

کہا۔ دوسرا گروپ بھی ملیشیا یا انڈونیشیا کے لوگوں کا تھا مگر  
یہ لڑکی کا لے گوں کے نیچے گہرے سرخ دسیز ڈنگ کے پرست  
کا اپنے علاقہ کے طرز کا سلا ہوا قیض اور پاجامہ کا سوت پہنے  
ہوئے تھی۔

کچھ دیر بعد دو گروپ انگریز لوگوں کے گزرے  
ان کے ساتھ بھی ان کے ماں باپ تھے۔ پانچواں گروپ ایک  
انگریز مگر ایک ٹانگ سے مخدور لڑکی اور اس کے ماں باپ  
کا تھا۔ چرچ کے سامنے کھڑے ہو کر فوٹولے اور سکھاتے ہوئے  
گزر گئے۔ ہم لوگ کنٹری کالج کی لمبی لمبی گیلریوں سے ہوتے ہوئے  
کردار میں پہنچے۔ انکا سڑیاں یونیورسٹی میں گھونٹنے کے بعد جب ہم  
شاپاگ سنٹر تک پہنچے تو بند پالیا اگرچہ ابھی شام کی پوری رونگی  
ہر طرف پھیل ہوئی تھی رسمانے نیلے نیلے پانی کے اوپر سفید بادلوں  
میں چھپتا اور ڈوبتا ہوا سورج کا منظر کش تھا۔ دریا کا کنارہ  
ریتی زمین اور خاک ہوا میں بیٹھے قدرت کی خیاضی پر سریت نہ  
تھے۔ رات آٹھ بجے گئے سب کو بیکوک گاگ رہی تھی ایک یونیورسٹی

پچھن سے سیر و غرب کا شوق رہا۔ دہلی کی پیدائش  
حوالیوں کی رہائش لیکن پابندی سے نفرت نے کھلی اور صاف  
آب و ہوا کے خوش دل شہر لاہور میں لا بسا یا پچھن سے لندن  
کا نام دماغ کی گھر رائیوں میں باہم تھا جب لندن جانے کا  
اتفاق ہوا اور وہاں کی صاف تحری اور مہکادینے والی خدا  
یں سانس لئے ت дол کی خوشیاں اور بڑھیں۔

لندن اسٹرپورٹ خود ایک مکمل تفریح گاہ ہے  
وہاں کی گھاگبی، ہوائی جہازوں کو زین چھوڑتے اور پکڑتے  
دیکھ کر جیان ہو گئی۔ ایک منٹ میں تین جہازوں کی آمد تین  
کیسے آئے۔ سمجھ نہیں آتا تھا کہ اس چھوٹے سے ملک میں اتنی  
آمد و رفت کیسی ہے۔ لندن سے انکا سڑی بانی روڈ روائے ہوئے۔  
چند گھنٹوں کا راستہ مکمل آرام دہ تھا۔ ”ولی کم“ یعنی ڈنورنٹ پر  
کاڑی روکی کھایا پیا اور انکا سڑی یونیورسٹی پہنچے کیونکہ اس یونیورسٹی  
سے میرے ایک لڑکے کو ڈگری دی گئی تھی اس لئے اس سر زمین  
سے اپنایت محسوس ہوئی۔ میلوں پر سچیلی ہوئی یونیورسٹی دیسی  
ترین لائن اگھرے سبز و زار، مغل جیسے سرسبز میدانوں کی جیت نیز  
صفائی آنکھوں کو خیر کئے دیتی تھی۔ ہم لوگ ملام ترین ہری ہری  
دکش گھاس کے لائن میں چرچ کے سامنے بیٹھ گئے۔ کروں  
کی تلاش شروع ہوئی۔ بیٹھے نے آکر بتایا یونیورسٹی میں ڈگریاں  
تفصیل ہو رہی ہیں۔ رش زیادہ ہے صرف دو کمرے چھوٹے سائز

انی پسند کی دشون کا آڑ دیا چھے کی دال توکہ والی منگان  
مگر دال کچھی رہ جانے کی وجہ سے کھانی نہ جاسکی۔ مینجھ کو بلکہ  
شکایت کی اور دشیں آئیں۔ سب نے کھائیں اور بیل کی اسکی  
کے لئے جب کاؤنٹر پر گئے تو مینجھ خود آئے کہتے گئے میں چوبی  
لاہور کا ہوں مجھ کو معلوم ہے کہ آپ کو کھانا پسند نہیں آیاں  
لے بیل کی نزدیک نہیں۔ اب ہم پختار ہے تھے اور بیل کا قاضا  
کر رہے تھے یہ مینجھ پسند۔ مینجھ کی مہاجان نوازی اور حوصلہ پر  
حیرت ہو رہی تھی اور اس پر یہ خاطر کر جب تک ہم کا رہی  
ہم لیٹھ نہیں دکھڑے رہے اور جب ہماری کافری آنکھوں سے  
اوچل ہوئی تب وہ مینجھ صاحب اندر رہسوار نہیں ملے  
ہائے کرتے ہوئے واپس پڑے گئے۔ لاہور کے لوگوں  
کے خلوص اور مدارت پر بے ساختہ زبان سے نکلا واقعی  
لاہور لاہور ہے۔

میں جا کر کھانا کھایا۔ کھانے کی کسی ڈش میں لذت نام کی کوئی  
چیز نہ تھی۔

دوسری صبح نہاد ہو کر تیار ہوئے اور نیچوں کے  
بے حد تقاضا پر سومنگ پول پڑے گے وہاں سے بیک پول فڑ  
۲۵ میل دُور تھا تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد ہم بیک پول ہنپھی گئے  
کافی دُور جا کر پارکنگ میں۔ پیدل چل کر ڈم میں بیٹھے چند گھنٹہ  
بعد پارک آگے جہاں کھیلوں جھولوں کے علاوہ اور دوسری  
بہت دلچسپیاں تھیں۔ نکے اپنی اپنی پسند کے کھیلوں میں صرف  
ہو گے۔ چھتری نیک رہسوار نہیں میں بیٹھ کر قش اور پیس کھائے  
یہ کھانا عام طور پر لذیذ اور سستا بھی ہوتا ہے۔ ہمارے  
وائیں طرف ایک بڑے سے ہال میں ہیں یہیں ریس ہو رہی تھی یہ  
ادنوں کی ریس تھی۔ اب ہم لوگ کافی تحکم گئے تھے۔ سامنے  
دلی رہسوار نہ کا بورڈ دیکھ کر اسیں داخل ہوئے اور سب نے اپنی  
دہلی رہسوار نہ کا بورڈ دیکھ کر اسیں داخل ہوئے اور سب نے اپنی

بیگم ڈاکٹر نعیم الدین

## روشنی

یہ چار کلمات میں ان کو پڑھنے کا بہت ٹواب ہے۔

**سَبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَىٰ نَفْسِهِ  
وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلَمَاتِهِ**

اللہ کی پاک بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کے ساتھ اس کی خلوق کی تعداد کے برابر  
اور اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن کے بقدر اور اس کے کلمات کی بیانی بقدر

حجۃ بن داہم اللہ بن احمد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# تاج الملک حکیم حافظ محمد اقبال خان ملوي اور طیلی پیر

فرمایا نبض میں ہمیشہ تین چیزیں دیکھنی پاہیں (۱) عصبی و دماغی کمزوری (۲) آلاتِ بضم کو کبد کا ضعف (۳) قلب کی حالت ان کے علاوہ سو فیصد میں سے اٹھاناوے اور دیگر عوارض مثلاً قلت خون میں بھی ہو سکتے ہیں۔

مثال۔ اگر کسی شخص کا قلب کمزور ہے اور اس کا اختلال قلب کی بھی شکاروت ہے تو اس میں معاف اول معدہ اور امعاء کو احتساب نہ کر لگا کر ریاح وغیرہ کی کیفیت کا اندازہ کرے۔ اگر ریاح توں کے نیچے کے حصے یعنی بائیں طرف ہوں تو اس سے معدہ پر دباؤ پڑ کر قلب پر دباؤ پڑ جائے اور پوکر قلب پہنچے ہی کمزور ہے لہذا عام کمزوری اعصاب کی وجہ سے بھی اور قلب کمزوری کی وجہ سے دوسری خوبیں اخلاق طبقاً ہو گا۔ اختلال کے اسباب۔ عام سبب جو نہایت اہم ہے وہ قبض ہے اور جس شخص کو قبض ہو سدروی ہے کہ اس کے آلاتِ بضم و اعصاب بھی بوجہ ناکافی تغذیہ کے کمزور ہمگئے اس کے علاوہ اور بھی اسباب ہو سکتے ہیں۔

اختلال کے روپ سے سوال (۱) دریافت کریں کہ قبض رہتا ہے یا نہیں (۲) کھانا بضم ہوتا ہے یا نہیں (۳) وقت اختلال کرنا ہے۔ نوٹ؟ اختلال زیادہ تر صبح اور شام کے کھانے کے بعد ہو اکتا ہے میں اختلال کی نبض مستقل سرین لیتن ہوتی ہے پوکر قلبی زیادتی کو جسمانی خصوصی تھوت مانند کمزور ہے لہذا معافی کو جانتے کہ ہر قبض کی نبض دیکھ کر اس کے ساتھ تکھنے کے ساتھ تکھنے تاکہ سدروی ہو قبض بیاد آتے لہمیشہ نبض دیکھ کر دسرے آؤں کی نبض میں تفاہ کرتے وقت مشترک حرکت یا کیفیت کو ملاحظہ کریں ملبوظ رکھیں ملبوض جدید کے حالات سابق نبض سے اندر کریں مثلاً آج ایک دن کی نبض دیکھی کل دسرے کی پرسون تیرست کی توان نہیں ہیں جو کیفیت مالا الامتیاز یا مشترک پاٹی باقی ہو اس سے حکم کل لگائیں۔

مشترک نبض دیکھ کر پہنچے اپنا اعلیٰ انسان کر لیں اور اسکی علت پر غور کریں مثلاً ایک یہمار کی نبض سلسلہ بھلی اور اس کا ملٹن شن یعنی کھدر اسے غرایا یہ شال تیرست کی اور شاہد ہوا اور ایسی نبض کی تحریک کی تائیں ہیں یعنی لفڑتے نہیں گزی۔ اُس ملبوض نے مجھ سے کہا کچھ سات ماہ سے سہال آرہے ہیں چنانچہ نبض کریں نہ اپنے ماناظل میں محفوظ رکھا اور اتفاقاً پائی روز کے بعد ایک اور ملبوض آیا اس کی نبض سابق نبض بیسی تھی اور پندرہ روز کے بعد پچھرا کیا یہ رام لبوض آیا اس کی نبض بھی پہنچا اور دسرے ملبوض جسی تھی چنانچہ میں نے نبض دیکھ کر اُن ہر دو ملبوضوں کو کہہ دیا

کو تمیں دست آ رہے ہیں اور ان مریضوں نے تعلیم کر لیا۔ میرے علم میں یاد آئی کہ جن خصوصیوں کا سہال آ رہے ہوں اس کی بعض صلب بیٹی اور جلد کھو رہی تھیں خشونت بلدیں خشونت پیدا ہو جاتی ہے۔

صلابت کی وجہ: اس میں جرم شہزادی کی نیونت بھی رطوبت کے اپنے مخصوص اور موقع ہے جو نکل دورانِ خون سے رطوبت خربواؤں کے اندر پہنچتی رہتی ہے اور اسہال میں کمی رطوبت ہونے سے صلابت کا ہونا نیزی اور لازمی ہے۔

بعض بیٹی ہونے کا سبب:۔ مرض اسہال کی وجہ سے خون سے مواد صالح اور رطوبت کی مقدار میں خارج ہوتی رہتی ہے لہذا حرکتِ قلب اور اعصابِ جو قلب کی حرکت پر تعابر رکھتے ہیں بوجہ مرض و تنفسی نقص کے کمر، ور ہو جاتے ہیں اس لیے خون بوجہ کمزوری اعصاب و ضعف حرکت کے عہدہ شہر کر چلتا ہے اس لیے بعض کی انقباضی اور انقباضی کی وجہ رک کر ہو گی قرع دیر میں ہو کر حرکت بیٹی پیدا کرنے میں مدد دے گا۔

# مَطْبَأَ جَمَلٍ

— دو اخانہ حکیمِ اجمل خان (پرائیویٹ) لمیڈ، ریلوے روڈ — پرانی انارکلی، لاہور  
— بوہرہ بازار، راولپنڈی۔

— ایم اے جناح روڈ، کراچی، ایم پیس مارکیٹ، گھڑیالی بلڈنگ صدر، کراچی

— چوک گھنٹہ گھر، پشاور — این پور بازار، فیصل آباد — عیدگاہ روڈ بلاک نمبر ۱۹، بر گردھا

— رسول پارک شمع روڈ، لاہور — نزد بابر سینا کچھری روڈ، ملتان

— مولانا مودودی انسٹی ٹیوٹ احمدت روڈ نزد ملتان چوکی۔ لاہور



## قریت

حکیم حافظ محمد اجمل خان اور مولانا شوکت علی

(ادارہ ہدا)

# اجمیلیات

کے دامن پر نہ مٹنے والے داعش ہیں۔

## ہماری میراث

زنانی طب اور ایورویدک یعنی انسان کے دہنائی اتفاقی طبیعی علوم ہیں جو صدیوں سے دنیا کیلئے بڑا راستہ بنا لاؤ اس طبع رسانی کا ذریعہ رہے ہیں اور اب تک ہیں۔ ان طبیوں کی تاریخ ان کی غلت اور دل آوری کی ایسی سچی داستان ہے جو ہر ایک محب فیض کے دل میں ان کی عزت و محبت کا احساس پیدا کر سکتی ہے۔ ان طبیوں نے ہمیں ہمیں کہیں انسانوں کو اس زمانہ میں جب کہان کے طویں میں کہیں بھی کسی دوسری طب کا وجود نہ تھا اسلام اور فائدہ پہنچایا لیکہ مغربی طب جو تج اپنے ترقی پانے عملیات (سرجی) اور شاندار ساز و سامان کے ساتھ دنما کے پڑے حصہ پر مکمل ہے اسے اپنے بطن سے پیدا کیا ہے اور اس کی نشوونما اور ترقی میڈیا پیش کرت کا ایسا اثریاد کا چھوڑا ہے جسے بلاغ نظر تھیں آج بھی صحت و صفائی کے ساتھ دیکھتے اور تسلیم کرتے ہیں۔

ان طبیوں کا مست جانا انسان کی دماغی اور اقلاء قی تو توں کے غمہوں عبانبات کا در بینی نوش کی ایک مشترکہ میراث کافی ہو جاتا اور بندوقستان کے ہندو اور مسلمان دو لوگوں پر تو موں کے سریانی فخر کا ذیلا سے اٹھ جائیے۔

ایک سوال ہے۔ ان باtron کو چھوڑ دیجئے۔ میں آپ سے

## وطن سے محبت

اگر ہم پچھے طور پر اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے طبیوں کے ساتھ محبت کریں اور ان کی ترقی میں جو اندر ورنی اور یرومنی رکاوٹیں ہوں انہیں دور کریں۔

## اتفاق کی ضرورت

ہماری طب کا بہت بڑا حصہ باچکا ہے۔ اور ہم اتفاق اور دلی ہمدردی کے ساتھ اپنی طب یوتانی اور ایورویدک کی خدمت و خفاظت پر آمادہ نہ ہوتے تو سمجھ لیجئے کہ وہ زمانہ آگیا ہے کہ ان کا بقیہ حصہ بھی ہمکہ ہاتھوں سے نکل جاتے۔

## ترتیبیتِ اولاد

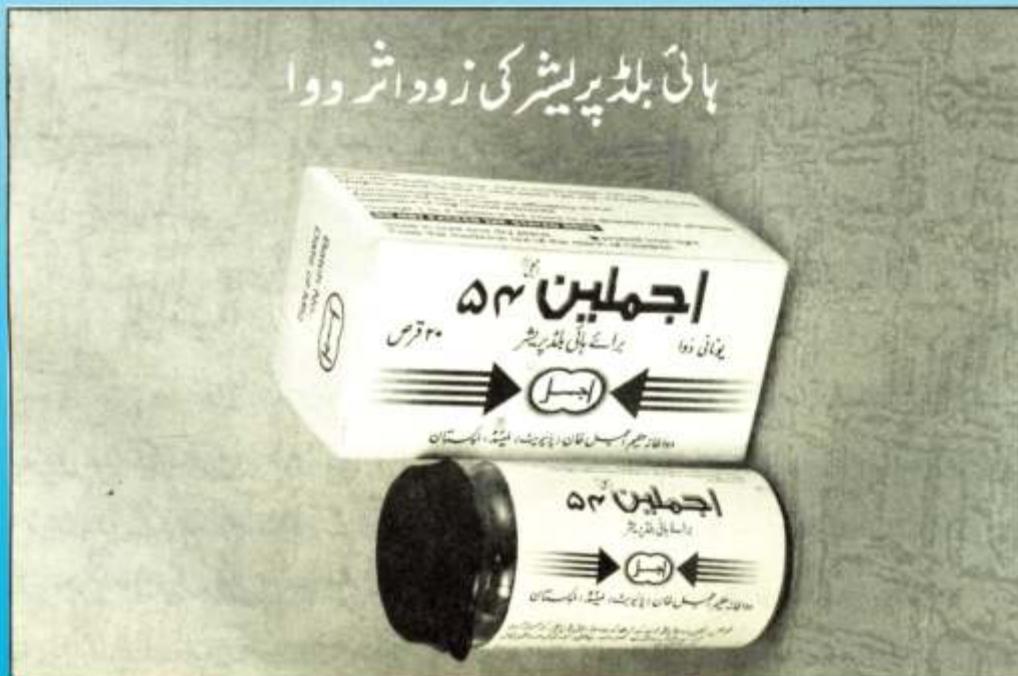
اگر ہم سے آئے والی زندگی میں سوال کیا گیا کہ تم نے اپنے بچوں کے لیے کیا کیا ہیں کہ ڈمہ داری تمہے متعلق تھی؟ تو کیا ہم چاہیے دیں گے کہ ہم نے خلاف شریعت ان تعاریف پر درپری قرض لیکر صرف کیا گران کو گیلوں میں آزاد چھوڑ دیا کر دیا تھا؟ دن ان قائم کو پیشہ دل دو مانچ میں بگدوں جو انسانیت اسلامیت

## ڈاکٹرِ می محی مکمل نہیں ہے

میں آپ کو قیین دلاتا ہوں کہ مغربی طب (ڈاکٹری) بھی مکمل نہیں ہے اور خود وہ بھی اصلاح اور ترقی کی محتاج ہے۔ اور یا پر رہے گی لیکن صرف ہم میں اور ان لوگوں میں جن کا غاص طور پر مغربی طب کے ساتھ تعلق ہے، اتنا فرق ہے کہ وہ اپنی طب کو مکمل نہیں سمجھتے اور ہم اپنی طبیوں کو غلطی گیا ہی ناقابل ترقی و ترمیم سمجھتے ہیں میسا کہ آسمانی کتا ہوں کے متعلق بجا طور پر ان لوگوں کا خیال اور یقین ہونا چاہئے جو ان سے تعلق رکھتے ہیں۔



دیافت کرتا ہوں کہ آج آپ کو ایک ایسی نیا آتمی مصنفی یا جیوانی پیزہ دستیاب ہو جو کسی خاص مرض کے لیے ان تمام دوائل سے نیا وہ مفہوم دہ بہتر ثابت ہو جواب تک اس مرض کے لیے استعمال کرتے آئے ہیں تو کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ کہ آپ اسے استعمال کریں اور ایک خدا کی عطا کی ہوتی چیز سے اس کے بندوں کو فائدہ پہنچائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے اور ضرور آپ کو ایسا کرنا چاہیے، تو آپ اپنے مقدار کے خلاف کریں گے، کہ طب ایک مکمل علم ہے اور اس میں کسی ترقی کی کنجائش نہیں ہے اور اگر آپ اس مقدار کے پاندہ ہو کہ اس دوا کو محض تعصیب کی بناء پر درکردیں کے تو آپ ہی فرمائیں کہ آپ تمام انسات پندا و دانش مندا ہوئے سے اپنے لیے کیا لقب حاصل کرنا چاہیں گے۔



# امراض و علاج

جنوٹے : ذہن کو مرقہ کے خیالات سے پاک رکھیں۔ القرآن کی کوئی سی سورۃ کا درجہ باری رکھنا باعث ثواب بھی ہے۔

## ناک سے خون نکلانا

( BLEEDING FROM THE NOSE )

**فسخہ** : منڈی (۴ گرام) و خنسہ (۴ گرام) مویز منطقی (۱، دانے) پانی (۱۲۰ ملی لیٹر) میں تین چار گھنٹوں کے لئے رکھیں۔ پھر چان کر دن میں دو فرد استعمال کریں۔ یا شربت انبار اجبل (۲۵ ملی لیٹر) دن میں دو فرد پلائیں۔ یا شربت نیلوفر ابھی (۲۵ ملی لیٹر) دن میں دو مرتبہ استعمال کریں دوٹھے، مریض کوٹائیں سر کو قدر سے نیچا رکھیں برف سے ٹکوڑ جاری رکھیں۔ گرم اشیا اشداً اٹھا، گوشت، مصالح جات سے پرہیز ضروری ہے۔

## آواز کا بیٹھ جانا

( HOARSENESS )

**فسخہ** : سفوف کباب چینی (۴ گرام) شہد (۴ گرام) شہد میں اپنی طرت ملا کر دن میں دو تین دفعہ چائیں۔ یا شربت توت سیاہ اجبل دستے ۱۰ ملی لیٹر تقدیر ضرورت

## سر درد ( HEADACHE )

**فسخہ** اسٹنودوس (۴ گرام)، و خنسا ۴ گرام کا مل جو ۵۰ ملی لیٹر سفوف بنائیں اور سہراہ پانی میں صبح و شام استعمال کریں یا اٹریفل اسٹنودوس ہتا، ۴ گرام سہراہ آب رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ یا برشٹا ۳ گرام تقدیر ضرورت سہراہ آب کھائیں۔

## آدھ سرکارا درد ( MIGRAINE )

**فسخہ** راتی (۴ گرام) سفوف بنائیں اور پانی (۱۲۰ ملی لیٹر) مل جائیں۔ چنان کرایک یا دوقطرے ناک میں پچکائیں۔ یا اٹریفل اسٹنودوس اجبل ۵ تا، ۴ گرام رات کو پان سے کھائیں۔ یا فیرو گاؤز زبان عہری اجبل ۵ گرام صبح نہار منہ سہراہ آب استعمال کریں

## لبخوابی ( SLEEPLESSNESS )

**فسخہ** خنکاش (۴ گرام) کندہ (۴ گرام) کنہ کا ہدو ۴ گرام سفوف بنائیں اور پانی (۱۲۰ ملی لیٹر) میں ٹالیں۔ تقدیر ضرورت پنچ ملکر دن میں دو فرد استعمال کریں۔ یا روغن بوب بعد سر ہتھیلیوں پر رات مالش کریں۔ یا فخریہ بفتہ اجبل، ۴ گرام سہراہ آب دن میں دو مرتبہ استعمال کریں۔

دانہ الائچی کلاں (۴۰ گرام) سفوف بنائیں اور تین گرام سفوف کھانا کھانے کے بعد پانی کے ساتھ استعمال کریں یا جوارش عود شیریں اجمل ۵۔ ۰ گرام کھانے کے بعد استعمال کریں۔ یا جوارش بسا اجمل ۵ سے ۰ گرام کھانے کے بعد استعمال کریں۔

نیم گرم کسکے شبد کی طرح چائیں۔ اجمل دو اخانے کی کامیاب اور مجبوب دوائی ہے۔

**نوٹ:** کئی چیزوں سے پرستی کریں، زیادہ باتیں نہ کریں۔ انش اللہ و قیم دن کا استعمال کافی اور شافعی ہوتا ہے۔

**ضروری ہدایت:** آرام نہ آنے کی صورت میں اپنے معالج سے مشورہ کریں۔

## ہاضم کی خرابی

(INDIGESTION)

**ذخیرہ:** مصلگی (۱۲ گرام) سونف (۶ گرام)



## جو ہر عجائب

جو ہر عجائب کا نسخہ حکیم محمد بنی خال بھال سویدا کے طویل تجربہ کا حاصل ہے تجسسی اجتنام کا مکمل مرکب بہترین تقویٰ باہ ہے مردانہ طاقت کریٹھاتا اور انتشار میں سختی پیدا کرتا ہے جتنا کی کمزوری کے لیے بھی فائدہ مند اور مجبوب ہے۔

## خمیرہ ابریشم حکیم ارشاد والا

دل کو طاقت دیتا اور دل کی غیر منظم حرکات میں تنظیم پیدا کرتا ہے۔ حرارت غزہ کی کا محافظہ ہے۔ نیان، مراثی، دہم و سو سوں اور بینائی کی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ غشی اور یاڑی کے بعد کی کمزوری میں مفید ہے۔

**مفروج جمل** یعنی المدح حکیم جمیل نواس صاحب  
مفروج جمل نے مفروج جمیل کے فتوحہ کو مرتب فرمائھا۔ یہ مفروج خفتان، وحشت، مراقق کو دور کرتے ہے۔ دل دماغ کو قوت دیتی اور بہانی بلڈ پریشر کو کم کرنے والا مفروج اور ملکن ہے۔

**دوالہ معتد ان جواہر** ہر کو ضبط کرتی ہے۔ دل کی بے ترتیب حرکات کو اعادل پر لاتی ہے۔ دل کے اعصاب ای ریش کو زانی سختی ہے۔ طب بیانی ہیں دل کے امراض کے لیے مجبوب تین دوائی ہے اور اس دوسری میں کسی قسم کی صفت کا پہلو نہیں ہے۔

# طبِ اسلامی

## اول

”جب زمام اختیار مسلموں کے ہاتھ آئے گی تو وہ تمام علوم و فنون اسلامیہ کے ساتھ طبِ اسلامی کے تحقیق و بیقا کا خیال رکھیں گے کیونکہ یہ ایک بہترین قومی درشہ ہے اور اس کی حفاظت قوم کا فرض ہے۔“

طبیکاچ دہلی میں قائد اعظم کا خطاب ۱۹۳۵ء

”طبِ اسلامی جسم کی شاعری ہے اور یہ طریقہ علاج مورث، سست، خوش ذائقہ اور ہمارے مزاج سے مطابقت رکھاتا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ طبِ اسلامی کی مکمل سرپرستی کرے کیونکہ طبِ اسلامی کی حیثیت مدلل ہے اور یہ طبِ مغرب کی ہم پائی ہے۔“  
پنجاب لیسٹنگ کوئل میں علامہ اقبال کا خطاب

”طبِ اسلامی علوم کی عادات و مزاج کے میں مطابق ہے اسی خصوصیت نے اس طریقہ علاج کو ہمارا ناشیش میں کامیاب کیا ہے۔ اس یہی اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے پاکستان میں اس کے بیسے ہر دروازہ کھلدا رہتا چاہیے۔ طبی بیسیال بُنیٰ شناخت اور تجزیہ کا میں بالکل انہی خطوط پر جن پر طبِ مغرب کو سب سہوں تین فرات ہم کی گئی ہیں، جہیا کی باڑیں۔ تاکہ امراض اور ادویات پر تحقیقات کی جائیں۔“

طبی کافرنس کی افتتاحی تقریبے اور ملت محترمہ قاطمہ جماعت کا خطاب

# احبیل عظیم رحمۃ اللہ علیہ

دودیے قسط

انتظار حیث

جب ان گھریزی فوج دلبی میں داخل ہوئی تو ان دونوں صاحبوں حکیم محمود خاں اور حکیم غلام مرتضی خاں نے لوگوں کے ساتھ بہت بہذبی کی تباہ کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔ تمام اہل محلہ، اقواب و احباب بل امتیاز امیر و غریب تقریباً پانصوادھیوں کو اپنے گھر میں رکھا اور جب تک یہ ہنگامہ فرو نہیں ہوا اس وقت تک ان کی ہر طرح جگری اور خاطر مدارات کرتے رہے۔ ایک دن کسی نخبر کے خبری کرنے پر سب آدمیوں کو حکیم صاحب کے ہال تھبہ نہ ہوتے تھے۔ گرفتار ہو کر کو تو الی چلے گئے۔ حکیم صاحب موصوف بھی ان کے ہمراہ تین دن تک کوئی میں تقدیر ہے اور بڑی جانشانی سے ان سب کو چھپ دیا۔ اور چند روز کے بعد سب کو ساتھ لے کر ریاست پشاور میں چلے گئے۔ تاہم جو شخص اس پوری قیامت میں ولی سے نکلنے کا خیال دل میں نہیں لایا تھا اسے بالآخر ان محتویوں کی خاطر ہو شریف نزل کی پشاور میں آگئے تھے۔ شہر جھوٹ پاپڑا۔ یہ واقعہ اور خارجی کا ہے کہ فنا نے یہ حکیم اپریل ۱۸۵۸ء کو حکیم غلام نجف خاں کو خط لکھا اور اخراج دی؛ آج پانچوں دن ہے کہ حکیم غلام خاں حد قبائل و شاہزادیوں کو گئے ہیں پر عصاۓ وقت اپنی سکونت کے مکان کو چھوڑ کر یہاں آ رہا ہوں، اس طرح کمل سریں زندہ اور دیوان خلق میں مردا رہے۔

**خاندان شریفی** رفتہ رفتہ پانچ سو کی تعداد میں بے غمانی یہاں آکتے ہو گے، اور شریف نزل ایک اچھا ناساہب اجر کمپ بن گئی۔ یہ جگری طرح تکلیفی اور حاکمیت پہنچی، بقول غالب:

”شاد بہ نصلت محبووں کے کہنے سے حاکم شہر کو نیخیال ہوا ہو گا کہ راجہ نزد رشید گھر بہادر کے طبیبوں کا مکان مسلمانوں کی جائے پناہ اور جمع ہونے کی بجائے۔“  
مگر ممکن ہے کہ یہاں پناہ لینے والوں میں کچھ خازی بھی رہے ہوں جیسی کہ سن گن حکام کو مل ہو۔ بہر حال کوئی ایسی بات تھی کہ حکیم غلام شریف ریاست یا استوں کے میتا کردہ تھغفات کے باوجودی کیک متوب ہوئے اور گرفتار ہو گے۔ غالب کا بیان یہ ہے کہ ۲۴ فروری کو حکیم غلام مرتضی خاں اور ان کے عتیقیہ جلدیکار عرف حکمر کا لئے مدرسہ تھا ہنگریوں کے گرفتار ہوئے ۵ فروری کو جمع کے دن یعنیوں حکمر کو واپسی کی اجازت مل گئی۔ ۱۳ فروری کو کچھ اور اشناص رہا ہوتے۔ بصفت سے زیاد ہو والا میں رہ گئے۔ ملے مگر اسی زمانے کے ایک اور رادی غلام حسین نے واقعہ یوں تبلید کیا ہے:

لہ دستبہ غالب اور اقلیب ستادن سفر ۷۰، تینہن غالب اور اقلیب ستادن سفر ۷۰، تینہن کی سفر ۷۰ کے درست نہیں ہے کہ حکیم غلام خاں بے کو ساتھ لے کر پشاور چلے گئے حکیم غلام نے دل میں پچھری شریف نزل میں رہنے تھے۔ بیان حکیم غلام خاں ایک حکمر کی دلخواہ کا دفتر درست نہیں ہے بلکہ ایک راجہ کے نزد میں ہے۔ میاں پیشہ کی رہت کو جس سے شہر میں اور سیل کی حکیم غلام نہیں ایک چھوڑ پشاور چلے گئے۔ اگرچہ حکیم صاحب بزرگی کی حکیم صاحب کی چھوڑ پشاور کو نہ ہوئی ہے اور یہی حکیم صاحب کی چھوڑ پشاور کے نتیجے میاں پیشہ کی رہت میں دو دن میں میاں پیشہ کی ناس سداش، ملکیت پیشہ تھی۔ میاں پیشہ ایک سیلانی خاں تھا جس کے پرانے سلطان جہاں گلے جو جنی چیزیں جسے حکمر خاں کی

و اپس آنے والے پہلے شریف منزل پہنچتے۔ اپنی پونچی سیستے پھر اپنے گھروں کا رخ کرتے۔ شریف منزل میں امانتوں والی کوٹھری بہت دنوں تک بند رہنے کے بعد کلچری تھی۔ حکیم محمود خاں نے امانتیں بڑی طرح لی تھیں اسی طرح والپس کیں۔ آنے والوں سے کہا جاتا تھا کہ کوٹھری ہیں جاؤ اور اپنی پوٹلی ملاش کرو پوٹلوں اور گھریوں کے انبار میں سے ڈھونڈنے والے اپنی پوٹلی ڈھونڈنے کا تھے اور حکیم صاحب کو دعا میں دستے و اپس ہوتے۔ پھر وہ اپنے کو چے کی طرف چلتے اور ڈھونڈنے پھرتے کہ ان کا کوچ کہاں گیا اور ان کا گھر کوئی تین سالا گیا۔ کوچ کے کچھ غائب ہو گئے تھے کچھ اجڑتے پڑتے تھے۔ گھر وہت سے بہت پرانا تھے، بہت سوں کے نشان ٹھک تھے۔ ایک مسکرہ چھپانے کا، ایک مسکلہ پیٹ بھرنے کا۔ اب چیزوں پہلے کی طرح سستی نہیں رہی تھیں۔ آگے بیان گیوں روپے من تھا۔ گھری روپے کا چار سیر، لہ گز شکر میکے سیر، اب جو آگر دیکھا تو گھریوں کا جہاڑ روپے من سے چڑھ کر فری روپے تیرہ سیر جو چکا تھا۔ روپے میں کمی ڈیڑھ سیر، بیا جھرہ بارہ سیر ہے سول سیر، ماش کی دال آنکھ سیر، لہ

بکھرا ہوا شیر ازہد شکم پر شکم اکٹھا ہوا، خانہ بربادوں نے پھر سے بیسے تیسے کر کے کوچے آباد کیے اور گھر سائے جامن سجدہ ہی کی کسی نہ کسی طور والگداشت ہو گئی تھی۔ سیر جھیوں پر پھر زندگی کی اڑ آثار و کھانی دینے لگے تھے۔ چلی قبرکی طرف یہ جھیوں پر چند جھوٹے جنکے کہاں پہنچے اور اپنا نواپنچھا کر دیکھ گئے۔ پھر رعنی اٹھے والے آئے اور رعنی اٹھا بھیچے لگے۔ پھر پڑی لال اور دینا والے کہیں سے فودار ہوئے اور پیدا ہی لال اور دینا کے پنج بھرے جا کر دیکھ گئے۔

## گوار کا پھول

[بتوں غالب]

"دل کی بستی منحصر کئی بہگاموں پر ہے۔ قلعہ چاندنی چوک، ہر روز چھتی جامع مسجد کا، ہر ہفتے سیر جھنا کے پل کی، ہر سال میل پھول والوں کا، یہ پنجوں ہاتھیں اب نہیں۔ پھر کوہ دل کہاں ہے۔ مال کوئی شہر تلمود ہند میں اس نام کا تھا.....، اب شہر ہیں ہے، کیمپ ہے، چھاؤنی ہے۔ نہ قلعہ نہ شہر، نہ بازار نہ نہر۔"

دل پہلے خون میں نہیں۔ پھر ٹوٹی گئی دو گلچانیوں پر چڑھتے اور شہر بدر ہوئے۔ پھاڑا بجھنے لگا، کہاں چلے گئیں۔ بڑیاں گرائی باری تھیں۔ بازاروں کو سرگز گاہ کا راستا یا جاربا تھا۔ پھر شہر خاموش ہو گیا۔ نہ پھاڑا بجھا بے نہ کہاں چلی ہیں۔ گھاس ویران کوچے سنان۔ اُردو بازار، خاص بازار، خاص بازار اتنی سیکم کا کوچہ، آغا باقر کا امام باشہ، اب یہ کوچہ و بازار اٹھوں کے ڈھیر تھے۔ جامع مسجد سے راجح گھاٹ دروازے تک ایک لت ورق صحرا تھا۔

پھر یہ وقت بھی گزر گیا۔ رفتہ رفتہ خاموشی کا ٹھلنہ ٹوٹا۔ نہ کل جانے والوں اور نکالے جانے والوں کو کسی بکھر والپی کی اجازت مل۔ مگر گھروں سے نکلنے اتنا مشکل مرحلہ ہے۔ دو گھنٹے عجلت میں گھروں سے نکل تھے اور کتنی مشکلوں سے و اپس آئے کہ ایک ایک کے ہر چرخ کھینچتے دس برسوں تک آتے رہے۔ بہت سے ناک چھانتے رئی کھینچتے دوڑکل گئے۔ جو والپیں آئے انھوں نے اپنی بستی کو بہت بدلانہوا پایا۔

آواز میں چاکر نہ تا سے  
نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں  
بُوکسی کے کام نہ آسکیں وہ ایک منشت غبار ہوں  
جب کریم اقوپتہ چلا کر کوئی نعل شہزادہ ہے۔ اللہ لال قلعہ میں  
صاحب عالم تھے۔ اب وادا کی بنائی ہوئی مسجد کی سیڑھیوں پر مجھ  
لگاتے ہیں اور تایا حضور کے شعر من کر پیٹ پلاتے ہیں۔  
اگے جب عالمگیر عہد میں حضرت عالمگیر کوں سدھارے  
تھے تو دل بارہ برس تک اجڑ پڑی رہی۔ ان اجڑ برسوں میں

بہت بڑے کے گیت لکھے گئے:

دل شہر بہا دا گا اور کنپن بُرستے نیز  
سبک کنتمہ شور کے لے گئے عالمگیر  
صاحب کی منتی کرو اور میں را کھو دیں  
اُب کے پھرے جب میں جب پیش عالمگیر  
اور بھری برسات میں کوئی بہن ملہار گاتی میں جاتی۔ سے  
چھپر پُرانے ہو گئے اور کوکن لانے پاس  
لے ہو جو پیا آون کہہ گئے آئے دبارہ مانس  
مگر بہادر شاہ خلفر گوکن اور رنگ سے سدھارے تھے اور دل  
کی اب کی دیرانی عالمگیری جہد کی دیرانی سے بہت مختلف تھی۔ ولیک  
بسی تسب بر کن بی تھی، اب کر بیوہ بیوی۔ بڑی بڑھیاں پُرانے نے  
کو یاد کر تین کرنی بی جب دل سہاگن تھی اور رنگ سے ہر تھی کوئی  
پُکی نادانی میں نوک دیتی توجہ اپناتا تھی۔ دل کے سرخان حضرت  
بہادر شاہ سدھار گئے، لال قلعہ انجڑ گیا۔ لانہ دکھایا اول کا گناہ پا  
غایکیوں نے ذوقِ کھصوت یا۔ اب اس کا سباؤں کیاں رہا۔

کبوتر والے بھی کسی کھوہ سے نکلے اور بہاں آن پہنچے مگر تو قصہ نہیں  
ان سیڑھیوں سے اٹھ کر گئے تھے وہ اپس نہیں آئے۔ مُحال توار  
اور گھوڑوں کے سوداگر بھی ایسے گئے کہ چران کی صورت نظر نہیں آئی  
ذوہ سوداگر پلٹ کرائے نہ ان کے خریداروں کی صورت نظر آئی سو  
یوں زندگی کا نقشہ پُرانے نقشہ کے مطابق جنم رہا تھا گریجی یعنی  
کھانچے صاف دکھانی دے رہے تھے۔ یہ کھانچے جعلی کھا رہے تھے  
کہ زمانہ بدل چکا ہے۔ چینیوں اور صورتیں کچھ جاکر اپس آگئیں  
کچھ گل ہو گئیں۔

کچھ چینیوں اور صورتیں نئی نئی نظر آئے گلی میں مگر  
انہوں نے کھانچوں کو جھاٹ میں اور بھار دیا۔ گھروں میں کچھ نہ  
نئے چہرے مہرے والی مامائی نظر آئے گلی میں۔ پہلے کچھ پتہ نہ پڑتا کہ  
کون ہے اور کہاں سے آئی ہے مگر گھر کی بڑی بڑھیاں پاندر سا  
چہرہ دیکھ کر چران ہتوں۔ پھر کوئی ادا دیکھ کر چونکہ پڑتیں۔ پھر سے  
نہ ہتیں اور ماں کی سکھیوں سے آنسوؤں کی لالگا پہلکتی پتہ پٹتا کہ  
صاجقران ایم تیمور کے گھرانے کی میٹی تھے۔ حضرت ابوظہر بہادر شاہ  
کی ایک بیٹی ایک باوپی کے گھر بیانی گئی۔ دوسری لڑکیوں کو پڑھلتے  
دیکھی گئی۔ شہزادی ربعیہ نگ لال قلعہ نے نکل اور باورچی حسینی کے  
گھر کی زینت بنی۔ شہزادی فاطمہ سلطان پا دریوں کے زناز سکول  
میں ملٹہ بن گئی لہ

داستان امیر حسزو اور قصہ حاتم طالی سنانے والے اب  
جانع مسجد کی سیڑھیوں پر نظر نہیں آتے تھے۔ مگر کچھ نئے رنگ  
سے بھی لگانے والے جانے کہاں سے نمودار ہو گئے تھے۔ ایک شخص  
خوش شکل خوش ادا ان سیڑھیوں پر بیمحنت لگاتا اور یہ غزل درود بھی

تمی۔ بس بی بی ہوئی ہو کر رہتی ہے۔ صاحبِ عالم نے انہیں تھی  
میں چار شعلیں بلبوائیں اور جلدی تنخٹ پر طوفہ افروز ہو گئے۔  
نختہ نستہ کری دوسرا بی بی کا پاناشاہدہ یاد آ جاتا۔  
اپنی میرا تو ماتھا آسان کی رنگت دیکھ کے ہی ٹھنک گیا تھا۔ ایسا  
ہوا کہ اس رات مجھے سحری کے وقت ہی کاپڑے دلپڑے۔ میں نے انگنانی میں  
آکے آسان دیکھا۔ سچ جانیو، آسان مُرثی بولی کی طرح میرے تو  
ہو لیں اُنھنے لگیں کہ اللہ خیر کھیو۔  
”ہاں بی بی وہ رمضان تو بہت سخت گزرے تھے۔  
بوبو، تمہیں نہ حملہ روزہ یاد ہے۔“

”اے بی بی ہی یاد ہے تو پتھر ڈالے۔ اب کچھ یاد نہیں“  
”اے نو بھولا روزہ یاد نہیں ہے۔ قہ کار روزہ تھا  
افطاری قلعہ سے جامع مسجد جا رہی تھی۔ اچانک تھیں جانے  
کہاں سے اُڑتی آئیں ایسا جھپٹا مارا کر سارے غوان اُٹ گئے۔  
جس نے رُٹا حق دق رہ گی۔ ہمارے ابا حضور نے نتاوبی اختہ  
بوئے کہ اللہ رحم کرے۔ مگر بی بی رحم کہا۔ بس تیرسے دن ندر  
پڑ گیا۔“

یہ محض یادی تھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ یادوں کی  
اذیت کم ہو جی تھی۔ وہ ابی جبی تو واپس نہیں آئی جو بڑی بوڑھیوں  
کو رہ رکر یاد آتی تھی مگر ان پیش کے ساتھ زندگی کا نقشہ پھر  
جم جلا تھا۔ شریف منزل میں امامتوں کی کوٹھری نالی ہوتی جا رہی  
تھی اور دوستی بھرتی جا رہی تھی۔ ۱۸۴۷ء میں دلی کی آبادی ایک لکھ  
سائدہ ہزار تھی۔ ۱۸۵۷ء تک تھوڑی اور بڑھ گئی ہو گی۔ ۱۸۵۶ء کے  
بعد ایک لاکھ پہنچیں ہزار کے لگ بھگ رہ گئی۔ تھے یہ فرقی ہیں  
۱۸۶۹ء میں جا کر پورا ہوا، (باقی آئندہ)

دلی والوں نے گزرے ہوئے بادشاہ کو ایسے یاد کیا  
بیسے سعادت مند اولاد گزرے ہوئے باپ کو یاد کرتی ہے۔ وہ  
گزرے سے سہ کو یاد کرتے اور جہاں ہوتے کہے سب کچھ کیا نہیں اور  
کیسے ہوا۔ مگر اس کی توجیہ ان کے لیے ایسی مشکل بھی نہیں تھی دلی  
والے بہت کچھ کھو چکتے تھے مگر ان کا نیل سلامت تھا اس شہر کے  
بانی بیٹے کی عقلیت پسندی ابھی تک ریک بن کر اس شہر میں نہیں پہنچی  
تھی۔ عقابہ اور اوابام کے ساتھے میں پلا ہوا شعور برقرار تھا جیکم  
آنابان میش شاہ بھورے صاحب کے مدار پر ماضی دیتے۔  
انہیں ادب اکے وہ وقت یاد آتا جب لال قلعہ کی کھانی کے برادر پر  
ہوئے شاہ صاحب خالی رکابیوں کو اپرٹے نستہ پھر ہاتھ مار کر  
گولتے اور صد اگلاتے۔ وہ لال قلعہ گردایا۔ وہ ڈھا دیا۔ لہ  
کسی بوڑھے کو اپنا اس گزرے زمانے کا کوئی خواب یاد آ جاتا اور وہ  
پچھتا ہا کہ اس وقت اس خواب کی تعبیر اس کی بھی میں کیوں نہیں آئی  
تھی۔ بوڑھیوں کو وہ یاد آتا جو انہوں نے خوابوں میں دیکھا تھا اور  
وہ یاد آتا ہو جاتی۔ انکھوں سے دیکھا اور کافیوں سے سُنا۔  
”بوبو، حضور کو تنخٹ راس نہیں آیا۔ راس کیسے آتا۔“

تنخٹ نیشنی کے ساتھی پر شکونی ہو گئی۔

”اپنی بی، وہ کیسے۔“

”اُری ہوایوں کر بادشاہ حضور کے مرٹے کی تجہ اگر ہی  
رات کو مل۔ صاحبِ عالم نے صبح کا انتظار نہیں کیا۔ رات ہی کو  
تنخٹ پر پہنچ گئے۔“

”اے ہے ایسی تڑا پڑی کیا تھی۔ نخت کہیں بھاگا جا  
رہا تھا۔ فجر کی اواں تو ہو یعنی دیتے۔“

”یہ تو یہی سوچوں ہوں۔ پوچھنے میں دیر ہی کتنی رہ گئی۔“

موٹا پا کم کرنے کی بہترین یونانی دوا

غیضہ رسان

# سفوف منزل

تقریباً ۵ گرام



دوانیہ حکیم اقبال خان لمیڈ لاهور  
کراچی راویشنڈی پشاو.



PERMISSION No: 5374

Monthly

# AJMAL

Lahore

No.7

(A Publication of Dawakhana Hakeem Ajmal Khan (Pvt) Ltd.

Vol. 1

FAX

● 7120542

TEL

● 7354226

نزلہ، زکام اور کھانی کے لیے مفید شربت۔



دوخانہ حکیم اجمل خان ملیٹر ٹڈلا ہو

لاہور • کراچی • راولپنڈی • پشاور